رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے (۲)

جلد ۲۲ | مورخہ ۱۱ صفر ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۵ مئی ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۶۴

"احسان" میں "حلفیہ" غلط بیانیاں

اخبار "احسان" جو احرار ریفارم لیگ کے سکرٹری صاحب کے پے در پے مضامین کو شیر مادر کی طرح ہضم کرتا جا رہا ہے اور ان میں درج شدہ کسی ایک بات کی تردید کی بھی اس وقت تک جرأت نہیں کر سکا۔ پھر خود ساختہ "احمدیہ ریفارم لیگ" کا نقاب اوڑھ کر غلط بیانیوں۔ اور افترا پردازیوں پر اتر آیا ہے۔ چنانچہ "صدر احمدیہ ریفارم لیگ کا حلفیہ بیان" کے عنوان سے اس نے ایک بے سروپا اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے:۔

"قادیان۔ اور بیرون قادیان کے پچاس فیصدی احمدی حضرت خلیفۃ المسیح کی ذات سے۔ اور سلسلہ کے موجودہ نظام سے سخت بدظن ہیں۔ اور میرزا بشیر الدین۔ اور اس کے ناظروں کو انسانیت کا دشمن سمجھتے ہیں۔ اور احمدیہ ریفارم لیگ کے مقاصد سے پچاس فیصدی احمدیوں کو دلی ہمدردی ہے"

لیکن اس کے ساتھ ہی دروغگو را حافظہ نباشد کا مصداق بن کر لکھا ہے:۔

"اپنے نام صرف اس وجہ سے ظاہر نہیں کرتے۔ کہ گورنمنٹ میرزا بشیر الدین محمود کی حمایت میں ہے۔ انہیں ڈر ہے کہ کہیں خدانخواستہ ہمارا انجام محمد امین شہید بخارائی۔ اور دوسرے احمدیوں کا سا نہ ہو"

اس کے متعلق سوال یہ ہے۔ کہ جب قادیان اور بیرون قادیان کے پچاس فیصدی احمدی سلسلہ کے موجودہ نظام سے بدظن۔ اور "احسان" کی ایجاد کردہ احمدیہ ریفارم لیگ سے دلی ہمدردی رکھتے ہیں۔ پھر قادیان میں احراری ان کی مدد کرنے کے لئے موجود ہیں۔ علاوہ ازیں احراریوں کا یہ بھی دعوےٰ ہے۔ کہ قادیان کے تمام ہندو۔ اور سکھ بھی ان کے ساتھ شامل ہیں۔ تو پھر ریفارم لیگ کے حامی پچاس فیصدی احمدیوں کو ڈر کس کا ہے۔ اور اپنے انجام سے خوف زدہ ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ بقول ان کے ان کی اور ان کے حامیوں کی تعداد تو قادیان میں بھی احمدیوں کی نسبت بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ پھر کیوں ان کے نام پیش نہیں کئے جاتے۔ ایسا ہی احراری جو گند اچھال رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان لوگوں کو نہ صرف احمدیوں سے کسی قسم کا خطرہ نہیں۔ بلکہ وہ حکام کی بھی کوئی پروا نہیں کرتے۔ پھر ریفارم لیگ سے جن احمدیوں کا تعلق ہے۔ ان کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اپنی غلط بیانیوں۔ اور دروغگوئیوں کو بے اثر ہوتے دیکھ کر ان لوگوں نے اب "حلفیہ" جھوٹ بولنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ پہلا حلفیہ جھوٹ یہ بولا ہے۔ کہ پچاس فیصدی احمدیوں کو موجودہ نظام سلسلہ کے خلاف شکایت ہے۔ اور وہ ریفارم لیگ والوں کے حامی ہیں۔ ذرا چند ایک نام تو پیش کریں۔ تا کہ ان کی حقیقت معلوم ہو۔ احراریوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ ان کا یہ ہتھکنڈہ بھی دیرپا نہیں ہو سکتا۔ دنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ ان کی تمام کوششوں کے باوجود جماعت احمدیہ اپنے امام اور مقتدیٰ سے اخلاص و عقیدت میں روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور آپ کی آواز پر لبیک کہتی ہوئی زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی ایک بھی ایسا شخص پیش نہیں کیا جا سکتا جسے جماعت احمدیہ میں اس کے اخلاص اور دینی خدمات کی وجہ سے کوئی درجہ حاصل ہو۔ اور اسکے ایمان میں احراریوں کی وجہ ذرہ بھر بھی تنزل واقع ہوا ہو۔ ایسی صورت میں احسان کی ریفارم لیگ کی غلط بیانیوں کا انصاف پسند لوگوں پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔

احراریوں کی ہندوؤں کو آپس میں لڑانے کی خواہش

بدھ دھرم اور ہندوازم میں جو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور ان دونوں مذاہب کی گزشتہ تاریخ کے صفحات ایک دوسرے کے خون سے جس طرح رنگین ہیں۔ وہ ہر تاریخدان جانتا ہے لیکن ہندو چونکہ اتنے سمجھدار اور اتنے دور اندیش واقع ہوئے ہیں۔ کہ آپس کے مذہبی اختلافات کے باوجود سیاسی اتحاد کی اہمیت پوری طرح جانتے ہیں۔ اس لئے بدھوں کے ساتھ بھی اپنا رشتہ اتحاد جوڑ رہے ہیں حتےٰ کہ بدھ ازم کے ایک مذہبی لیڈر کے ذریعہ دقیانوسی خیالات رکھنے والے ہندوؤں پر یہ واضح کر رہے ہیں کہ اچھوتوں کی شکایات دور کر کے انہیں جدا نہ ہونے دیں اور تمام کے تمام فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف مل کر زور لگائیں۔ چنانچہ بھکشو اوتاماجی سے جگہ بجگہ اس قسم کے لیکچر دلائے جا رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ احراری ہندوؤں کے اس طریق عمل سے سبق حاصل کرتے۔ اور تباہ حال و پراگندہ طبع مسلمانوں کو اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے متحد کرنے کی طرف متوجہ ہوتے۔ چاہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں میں بھی سر پھٹول کرا دیں۔ چنانچہ راولپنڈی میں بھکشو جی کے خلاف بعض ہندوؤں نے جو شور مچایا۔ اس کا ذکر کرتا ہوا اخبار "احسان" لکھتا ہے:۔

"پنجاب کے مہاسبھائیوں سے ہم یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ اسمبلی کے انتخابات کے موقعہ پر انہوں نے سردار پٹیل اور مسٹر ڈیسائی کی شان میں گستاخی کی تھی۔ اب اگر سناتن دھرمیوں نے ان کے صدر کی توہین کر دی۔ تو انہیں اور بھائی پرمانند کو بد دل نہیں ہونا چاہیئے" مگر احراریوں کو یاد رکھنا چاہیئے

میڈیکل سکول امرتسر میں داخلہ

میڈیکل سکول امرتسر میں داخل ہونے کے لئے ۲۵ مئی تک درخواستوں کا پہنچ جانا نہایت ضروری ہے۔ پراسپکٹس گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور اور دفتر میڈیکل سکول سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ پراسپکٹس کی قیمت ۸ر آنے ہے۔ چار سو سے کم نمبر والے درخواست نہ کریں۔ چونکہ وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے داخل ہونے والوں کو فوری کوشش کرنی چاہیئے۔

پریذیڈنٹ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امرتسر

ملی مفاد کے پیشِ نظر

احباب سے ایک ضروری گذارش

اس وقت جماعت احمدیہ کے خلاف جو شورش بپا ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے "الفضل" کی زیادہ سے زیادہ اشاعت اشد ضروری ہے۔ اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے نمائندگان سے یہ گذارش کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں الفضل کی ایجنسیاں قائم کر کے بیکار نوجوانوں کو اس کام پر لگائیں۔ نمائندگان کی خدمت میں زبانی عرض کرنے کے علاوہ اخبار میں بھی یہ تحریک کی جا چکی ہے۔ لیکن افسوس کہ احباب نے ابھی اس کام کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ اور اس طرف کافی توجہ نہیں کی حالانکہ ان میش بہا ملی فوائد اور قومی ترقی کے علاوہ جماعت کے بیکار نوجوانوں کے لئے جو والدین پر بوجھ بنے ہوئے ہیں۔ یہ ایک پُرمنفعت کام ہے۔ جس سے وہ معقول گذارہ کی صورت پیدا کر سکتے ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے۔ کہ ہمت سے کام لیا جائے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق جفاکشی کی عادت پیدا کی جائے امید ہے کہ دوست اس کام کی اہمیت کو بخوبی محسوس کرتے ہوئے اولین فرصت میں اس کا انتظام کر کے مطلع فرمائیں گے۔

مینیجر

ایک احمدی بچے کی دُعا

علمِ اسلام کا مجھ کو خدایا دو جہاں دیدے
وہ فریادی ہوں مل جائے جو مجھکو لحنِ داؤدی

الٰہی! وقفِ صد مشکل جو جانِ ناتواں دی ہے
ترے پُر امن بندوں کو یہاں جینا نہیں ملتا

پلادے چند جرعے کیفِ صہبائے محمدؐ سے
مجھے خالد بنادے اور خیالوں کو اٹل کر دے

دیا تھا نعمت اللہؓ اور شہزادہؓ کو جو تو نے
ترے احمدؐ کی عزت پر جو موت آئے تو جی اٹھوں

مجھے بانگِ درا کردے مجھے اک کارواں دیدے
فلک میں آگ لگ جائے دھوئیں تک آسماں دیدے

تو ایسا دل بھی دے جو صبر ایوبی میں جاں دیدے
نئی دنیا ہمیں دیدے نیا اک آسماں دیدے

حجازی آتشِ کہنہ سے کچھ چنگاریاں دیدے
مرے کمسن ارادوں کو تو عزمِ نوجواں دیدے

تہِ سنگِ حوادث مجھ کو بھی وہ آشیاں دیدے
حیات جاوداں ہو جو وہ مرگِ ناگہاں دیدے

جبینِ شوق کے سجدے ہیں پیہم اور تیرا در
الٰہی! وعدہ "لاتقنطوا" کو آج پورا کر

اقبال احمد۔ ازمری

۲۶ مئی کے جلسے اور احمدی جماعتیں

تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر لیکچر دینے کے لئے تیاری

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ نہایت ہی تاکیدی ارشاد ہے۔ کہ ۲۶ مئی بروز اتوار تمام جماعت ہائے احمدیہ اپنی اپنی جگہوں پر جلسے منعقد کریں۔ اور تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کر کے اس کی اہمیت احباب کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں۔ یہ جلسے نہ صرف اس لحاظ سے بابرکت اور نتائج کے لحاظ سے انشاء اللہ مفید ہوں گے۔ کہ جماعت کا سست حصہ ہوشیار ہو جائے گا۔ اور وہ بھی مخلصین جماعت کے ہمرنگ خدمات بجالانے کی کوشش کرے گا۔ وہاں سلسلہ کی مالی حالت کو مضبوط بنانے۔ اقتصادی مشکلات پر غالب آنے۔ تبلیغ احمدیت کو وسیع کرنے اور مخالفین کے گندہ اور ناپاک لٹریچر کا جواب دینے کے لحاظ سے بھی ان جلسوں کے اثرات نہایت خوشکن نکلیں گے۔ احباب سے یہ امر پوشیدہ نہیں۔ کہ آج کل دشمنانِ احمدیت پورے زور کے ساتھ اس ارادہ کو لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو کچل دیں۔ اور سلسلہ کی ترقی کلیتہً روکدیں۔ وہ اپنے اس مذموم مقصد کے لئے ہر ناجائز ذریعہ اختیار کر رہے۔ اور ہر ناروا طریق کو کام میں لارہے ہیں۔

ان حالات میں یہ نہایت ہی ضروری ہے۔ کہ ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیش فرمودہ سکیم کو جو ان فتنوں کو دور کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک کامیاب حربہ ہے۔ گوش ہوش سے سنیں۔ اور اس پر پوری طرح عمل پیرا ہوں۔ چونکہ ۲۶ مئی کے جلسوں میں اس سکیم کے مختلف پہلو احباب کے ذہن میں مستحضر کئے جائیں گے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ احباب ان جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے پر زور جدوجہد کریں۔ اور کوشش کریں۔ کہ کوئی احمدی ان جلسوں میں شریک ہونے سے محروم نہ رہے۔

مدھ رانجھا میں احمدیوں پر ظلم

شیخ میاں محمد بخش صاحب احمدی ولد میاں حاجی برخوردار صاحب ۳۰ اپریل وفات پا گئے اور اپنے قدیمی قبرستان میں جس میں کہ ہمارے آباؤ اجداد دفن ہوتے چلے آئے ہیں قبر کھودنے کے لئے آدمیوں کو بھیجا گیا جب نصف قبر کھود چکے۔ تو احراریوں کے بھڑکائے ہوئے زمینداروں نے قبر کھودنے سے روکدیا۔ اور جو حصہ کھدا ہوا تھا۔ اس کو بھی مٹی سے بھر دیا۔ جب ہمیں کمہاروں نے آکر بتایا۔ تو ہم تھانہ پولیس مدھ رانجھا میں اطلاع دینے گئے۔ ہم حوالدار صاحب پولیس ملک عباس خان صاحب کے بے حد ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے ہمارے ساتھ پوری ہمدردی کی۔ اور ان کی کوشش سے نعش دفن کی گئی

چند دن ہوئے یہاں احراری مولویوں نے آکر از حد اشتعال انگیز تقاریر کیں۔ جس میں احمدیوں کے خلاف زہر اگلا گیا۔ اور لوگوں سے کہا۔ کہ احمدیوں کے مردے قبرستان میں دفن نہ ہونے دو۔ مسجدوں میں نماز نہ پڑھنے دو۔ اس اشتعال انگیزی کے نتیجہ میں نعش دفن کرنے سے روک دیا گیا اور نعش ۱۲ گھنٹے پڑی رہی۔

خاکسار شیخ الٰہی بخش احمدی ولد میاں محمد بخش صاحب مرحوم از مدھ رانجھا

احرار کانفرنس لدھانہ کا اثر

ایک جویانِ صداقت کا خط

ایک صاحب جو حافظ قرآن ہیں لدھانہ سے لکھتے ہیں

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل!

السلام علیکم۔ عرض ہے کہ بندہ کچھ عرصہ سے تردد میں مبتلا ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ کے مبلغین کی تقادیر سننے کا اکثر موقعہ ملتا رہا ہے۔ اس لئے میرا رجحان جماعت احمدیہ کی طرف ہو گیا۔ اور اتنا اشتیاق بڑھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے دلائل معلوم کرنے کے لئے ہر طرح کوشش کی۔ بعد از جدوجہد مجھے ایک شفیق احمدی ملے۔ انہوں نے میری توجہ الفضل کی طرف کرائی۔ لیکن بوجہ تنگدستی مطالعہ سے قاصر رہا۔ اب جو کانفرنس احرار میں چند تقریریں سنیں جن میں انہوں نے سوائے بدزبانی کے کچھ نہ کہا۔ خود ساختہ قول حضرت مرزا صاحب کی طرف منسوب

کیا شعر کہنا منافیٔ نبوّت ہے؟

ایک صاحب لکھتے ہیں:۔

"مخالفین سلسلہ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن شریف میں شعراء کی نسبت درج ہے کہ وہ غاوون یعنی گمراہ ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ یہ اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عائد کرتے ہیں۔ لہذا اس کی تشریح فرما کر مشکور فرمائیں"

اس کے متعلق پہلی بات اصولی طور پر یہ سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ باوجود اس کے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اصطلاحی رنگ میں شاعر نہیں تھے۔ پھر بھی قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کفار جن کی مادری زبان عربی تھی۔ آپ کو شاعر کہا کرتے۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے:۔ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ (صافات ع) یعنی کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ ہم ایک دیوانے شاعر کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شاعر نہ ہونا جیسا کہ آیت کریمہ مَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ سے ظاہر ہے اور کفار مکہ کا آپ کو شاعر کہنا بتاتا ہے۔ کہ شعر کے کچھ اور معنی بھی ہیں اور لغت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احسن الشعر اکذبہ کا محاورہ بیان کر کے ذیل لکھا گیا ہے کہ الشعر یعبر بہ عن الکذب (مفردات امام راغب) یعنی شعر کے معنے کذب بیانی کے ہیں۔ اسی لئے اچھا شعر وہ سمجھا جاتا ہے۔ جو زیادہ کذب پر مشتمل ہو۔ معلوم ہوا۔ انہی معنوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کفار کا اعتراض تھا۔ یعنی وہ یہ کہا کرتے تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نعوذ باللہ شاعر یعنی جھوٹے اور مفتری ہیں۔ ورنہ وہ خود بھی سمجھ سکتے تھے۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شاعر نہیں۔ تو ہم انہیں شاعر کس طرح کہہ سکتے اور دنیا کو اپنی صداقت کا قائل کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں شاعری جب اہل عرب کے نزدیک ایک قابل تعریف ملکہ تھا۔ تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس ملکہ کے ماتحت مذمت کس طرح کر سکتے تھے۔

ان معنوں کی تائید میں میر سید شریف منطقی لکھتے ہیں:۔

والشعر وان کان مفیداً للخواص والعوام فان الناس فی باب الاقدام والاحجام اطوع للمتخیل منھم للتصدیق الا ان مدارہ علے الاکاذیب ومن ثم قیل احسن الشعر اکذبہ فلا یلیق بالصادق المصدوق کما یشھد بہ قولہ تعالیٰ وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ (الحاشیۃ الکبریٰ علے شرح المطالع صفحہ ۵۴) یعنی اشعار اگرچہ مفید ہوتے ہیں۔ اور عوام و خواص انہیں دلچسپی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کا مدار جھوٹ پر ہوتا ہے اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شعر گوئی کا مادہ نہ دیا گیا۔

اس تشریح سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ شعر کہنا بذاتِ خود کوئی ایسی بات نہیں۔ جو قابل اعتراض ہو۔ بشرطیکہ وہ کذب کی آمیزش سے مبرا ہو۔

خواجہ الطاف حسین صاحب حالی بھی اہل عرب کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"جو شخص معمولی آدمیوں سے بڑھ کر کوئی مؤثر اور دلکش تقریر کرتا تھا۔ اس کو شاعر جانتے تھے۔ جاہلیت کی قدیم شاعری میں زیادہ تر اسی قسم کے برجستہ اور دل آویز فقرے۔ اور مثلیں پائی جاتی ہیں۔ جو عرب کی عام بول چال سے فوقیت اور امتیاز رکھتی تھیں۔ یہی سبب تھا۔ کہ جب قریش نے قرآن مجید کی نرالی اور عجیب عبارت سنی۔ تو جنہوں نے اس کو کلام الٰہی نہ مانا۔ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شاعر کہنے لگے۔ حالانکہ قرآن شریف میں وزن کا مطلق التزام نہ تھا" (مقدمہ شعر و شاعری صفحہ ۱۲)

پس چونکہ اہل عرب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جھوٹا کہتے۔ ادھر وہ قرآن مجید کی تاثیر کے بھی قائل تھے۔ اور سمجھتے تھے۔ کہ لوگ اسے قبول کرتے جاتے ہیں۔ اس لئے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شاعر کہتے اسی کی قرآن کریم میں تردید کی گئی ہے۔ مگر نادانی سے عام مسلمانوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ شعر کہنا ہی بُرا ہے۔ خواہ سراسر حقیقت پر مبنی ہو۔

شاعری ایک خداداد ملکہ ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس کے استعمال کی کوئی جائز صورت نہ ہو۔ اور وہ کلیتہً قابلِ مذمت ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں ان من الشعر لحکمۃ۔ یعنی ایسے شعر بھی ہوتے ہیں۔ جن میں حکمت ہوتی ہے۔

پس معلوم ہوا۔ کہ مقفٰی کلام کوئی معیوب بات نہیں۔ اور جب معیوب بات نہیں ہے تو منافیٔ نبوت بھی نہیں۔ خود سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھی بعض روایات میں بعض موزون اور مقفٰی عبارتیں مروی ہیں۔ مثلاً آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک موقعہ پر جبکہ آپ کی انگلی زخمی ہوئی۔ فرمایا:۔

ان انت الا اصبع دمیت
و فی سبیل اللہ ما لقیت
(بخاری کتاب المغازی)

پھر ایک اور غزوہ کے موقعہ پر آپ نے فرمایا:۔

انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبد المطلب

اور یہ دونوں نہایت موزون شعر ہیں۔

"ماعلمناہ الشعر وما ینبغی لہ ان ھو الا ذکر و قرآن مبین" (یٰسٓ ع ۵) میں خدا تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ ہم نے اس رسول کو شعر نہیں سکھایا۔ اور قرآن مجید سرتاپا نصیحت نامہ ہے۔ گویا نصیحت اور شعر دو متضاد چیزیں ہیں۔ جو ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا ہر منظوم کلام نصیحت کے منافی ہوا کرتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ان من الشعر لحکمۃ یعنی بعض اشعار میں حکمت و دانائی کی باتیں ہوتی ہیں۔

نیز فرمایا:۔

احسن کلمۃ قالھا الشاعر کلمۃ لبید:۔

الا کل شیءٍ ما خلا اللہ باطل
وکل نعیم لا محالۃ زائل

یعنی شاعرانہ کلام میں سے سب سے اعلےٰ لبید کا یہ شعر ہے۔ کہ تمام چیزیں سوائے خدا کے بے حقیقت ہیں۔ اور دنیا کی تمام نعمتیں فانی ہیں۔ پس مذکورہ بالا آیت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے ظاہر ہے کہ اشعار میں پاکیزہ خیالات بلکہ قرآنی مضامین کو بیان کیا جانا معیوب نہیں۔ اور اسی رنگ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام ہے۔

آیت قرآنی والشعراء یتبعھم الغاوون جو پیش کی جاتی ہے۔ اس میں بھی شعراء سے مراد منظوم کلام کہنے والے نہیں۔ بلکہ جھوٹ اور کذب و افترا سے کام لے کر دنیا کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ چنانچہ آیت کا سیاق و سباق اس کا واضح ثبوت ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ھل انبئکم علیٰ من تنزل الشیاطین تنزل علےٰ کل افاک اثیم یلقون السمع واکثرھم کاذبون۔ یعنی کیا میں تمہیں بتاؤں۔ کہ شیطان کن لوگوں پر اترتا ہے۔ شیطان ہر جھوٹ باندھنے والے گنہگار پر نازل ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کی باتوں پر کان رکھتے ہیں۔ اور اکثر ان میں سے جھوٹے ہوتے ہیں اس کے بعد فرمایا۔ والشعراء یتبعھم الغاوون جس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس جگہ شعراء سے مراد شعر کہنے والے نہیں۔ بلکہ جھوٹ بولنے والے اور مفتری لوگ ہیں۔

پس پُرحکمت شعر گوئی کی اسلام میں قطعاً مخالفت نہیں۔ اور نہ ایسی شاعری کو بُرا سمجھا گیا ہے۔ اس وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنے والے قطعاً حق بجانب نہیں۔ انہیں دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار میں کیا بیان کیا گیا ہے؟ اگر ان میں سوائے خدا تعالےٰ کی حمد و ثناء۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح۔ اور اسلام کی بے مثل خوبیوں کے ذکر کے اور کچھ نہیں۔ تو ان پر اعتراض کا کیا مطلب؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں:

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اگر اشعار کہے تو اس لئے کہ اس ذریعہ سے بھی خدا تعالےٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیا جائے۔ اور جنہیں اشعار سے دلچسپی

ختم نبوت پر ڈاکٹر اقبال کا غیر فلسفیانہ تبصرہ

از جناب امیر عالم صاحب بی۔اے۔ پٹیالوی

ہم نوجوانان اسلام کی ڈاکٹر اقبال سے بہت سی امیدیں وابستہ تھیں۔ اور آپ کو موجودہ دور میں اپنا سیاسی۔ اخلاقی اور تمدنی خضر راہ یقین کرتے تھے۔ مگر افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ شاعر جو خفتہ تمناؤں اور مردہ جذبات میں زندگی پیدا کرنے کا مدعی تھا۔ آج دنیا کو رجعت قہقری کا درس دیتا دکھائی دیتا ہے۔ اور اس میں وہی ملائیت اور تنگ نظری پائی جاتی ہے۔ جس کے خلاف وہ خود مدت العمر جہاد کرتا رہا ہے۔ چنانچہ اس شہرت یافتہ شاعر نے ایک علمی نکتہ بیان کرنے میں خطرناک بے مائگی کا ثبوت دیا ہے۔ حالانکہ اس کا اپنا کلام اس کی راہ نمائی کرنے کیلئے موجود ہے۔ نہ معلوم اس فلسفی شاعر کی نظر میں لفظ ختم کے دو معنی کیوں ہیں۔ اس لفظ کے کلام پاک میں وارد ہونے سے شاعر جداگانہ معنی لیتا ہے اور اپنے کلام میں ان سے برعکس۔

ڈاکٹر اقبال اپنی نظم بعنوان "داغ" میں داغ کو دہلی کا آخری شاعر بیان کرتا ہوا کہتا ہے۔ ؎

چل بسا داغ! آہ میت اس کی زیب دوش ہے
آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے

اس شعر میں ڈاکٹر اقبال داغ کو جہاں آباد کا آخری شاعر یعنی خاتم الشعرا تسلیم کرتا ہے۔ ختم نبوت پر آپ کا تبصرہ پڑھنے والا اس شعر کو پڑھ کر یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ کم از کم اقبال کے نزدیک داغ کے بعد دہلی میں کوئی شاعر باقی نہیں رہا۔ اور نہ آئندہ کسی شاعر کے پیدا ہونے کا امکان ہے۔ کیونکہ داغ دہلی کا آخری شاعر ہے۔ اور اقبال کے عقیدے کے مطابق دہلی میں کسی اور شاعر کا وجود نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہے گی۔ جب وہ اسی نظم میں آگے جا کر پڑھے گا۔ کہ اقبال داغ کو جہاں آباد کا آخری شاعر تسلیم کر لینے کے باوجود جہاں آباد کی حدود کے اندر ہی کم از کم ایک اور شاعر کا وجود تسلیم کرتا ہے۔ چنانچہ کہتا ہے ؎

اٹھ گئے ساقی جو تھے میخانہ خالی رہ گیا
یادگار بزم دہلی ایک حالی رہ گیا

یقیناً اس کے متعلق ڈاکٹر اقبال کا جواب یہ ہو گا۔ کہ داغ کو اس کی بعض شاعرانہ خوبیوں کے باعث آخری شاعر کہا گیا ہے۔ نہ کہ اس سے مراد شعرا کی جنس کے معدوم ہو جانے سے ہے۔ جیسا کہ وہ اسی نظم میں اس کی تشریح یوں کرتا ہے ؎

اور دکھلائیں گے مضمون کی ہمیں باریکیاں
اپنے فکر نکتہ آرا کی فلک پیمائیاں
تلخیٔ دوراں کے نقشے کھینچ کر رلوائیں گے
یا تخیل کی نئی دنیا ہمیں دکھلائیں گے
اس چمن میں ہوں گے پیدا بلبل شیراز بھی
سینکڑوں ساحر بھی ہوں گے صاحب اعجاز بھی
اٹھیں گے آزر ہزاروں شعر کے بتخانے سے
مے پلائیں گے نئے ساقی نئے پیمانے سے
لکھی جائیں گی کتاب دل کی تفسیریں بہت
ہوں گی اے خواب جوانی تیری تعبیریں بہت

مضمون اشعار واضح ہے۔ قارئین کرام سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ ڈاکٹر اقبال داغ کو جہاں آباد کا آخری شاعر قرار دینے کے باوجود سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں شعرا کے پیدا ہونے کی توقع رکھتے ہیں۔ جو شاعری کی مختلف النوع خوبیوں اور قابلیتوں کے مالک ہوں گے۔ ہاں ان میں وہ صفات نہیں ہوں گی۔ جو داغ کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ اور جن کی وجہ سے داغ کو جہاں آباد کا آخری شاعر کہا گیا ہے۔ وہ خاص صفات کیا تھیں۔ اقبال کے ہی اشعار میں ملاحظہ ہوں۔

اب کہاں وہ بانکپن وہ شوخیٔ طرز بیاں
آگ تھی کافور پیری میں جوانی کی نہاں
تھی زبان داغ پر جو آرزو ہر دل میں ہے
لیلیٰ معنی وہاں بے پردہ یاں محمل میں ہے
اب صبا سے کون پوچھے گا سکوت گل کا راز؟
کون سمجھے گا چمن میں نالۂ بلبل کا راز؟
تھی حقیقت سے نہ غفلت فکر کی پرواز میں
آنکھ طائر کی نشیمن پر رہی پرواز میں

ان اوصاف کے باعث داغ اقبال کی نظر میں جہاں آباد کا آخری شاعر ہے۔ مگر سب سے زیادہ ایک اور نمایاں وجہ اس کے خاتم الشعرا ہونے کی یہ بیان کی ہے۔ کہ ؎

ہو بہو کھینچے گا لیکن عشق کی تصویر کون
اٹھ گیا ناوک فگن مارے گا دل پر تیر کون

غرض ان اشعار سے بالکل عیاں ہے کہ ڈاکٹر اقبال کے نزدیک آخری شاعر ہونے سے مراد اس کے بعد شعرا کی جنس کا ختم ہو جانا نہیں۔ بلکہ شاعری کی بعض صفات کا ختم ہو جانا ہے۔ وہ بھی ان معنوں میں کہ ایسے باکمال شاعر دوسرے نہیں ہوں گے۔ جو ان صفات کی نوعیت کے اسی طرح مالک ہوں۔ جس طرح کہ داغ تھا۔ ورنہ اقبال جیسا زبردست فصیح و بلیغ شاعر ایک ہی نظم میں ایسی غلطی کا مرتکب نہ ہوتا۔ اسی سے ختم نبوت کے معنی حل ہو جاتے ہیں۔ کہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شرعی نبوت ختم ہو گئی ہے۔ آپ پر تمام کمالات نبوت ختم ہو گئے ہیں۔ نہ کوئی آپ کے کمالات کو پہنچ سکتا ہے۔ اور نہ کوئی آپ کی بلندی مراتب کو حاصل کر سکتا ہے۔ مگر یہ کہ آپ کا خادم اور آپ سے تربیت یافتہ کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

ڈاکٹر صاحب نے "یادگار بزم دہلی ایک حالی رہ گیا" کے مصرع میں مولانا حالی کو ان کے کلام کی خوبی کے باعث داغ کو آخری شاعر تسلیم کر لینے کے باوجود شاعر قرار دیا ہے۔ اور آپ کی ناقدانہ نظر ان شعرا پر نہ پڑی۔ جو جہاں آباد میں کافی تعداد میں موجود تھے۔ اس سے عیاں ہے۔ کہ علامہ اقبال نے داغ کو ان کے کلام کی بے نظیر خوبیوں کے باعث آخری شاعر کہا۔ اور دوسرے سانس میں مولانا حالی کو ان کے کلام کی خوبی کی بنا پر صف شعرا میں شمار کر لیا۔ مگر دوسرے موجودالوقت شعرا ڈاکٹر اقبال کی نظر میں کوئی خوبی نہ ہونے کے باعث شاعر کہلانے کے حقدار نہ ٹھہر سکے۔

پس معلوم ہوا۔ کہ داغ اور حالی دونوں اقبال کی نظر میں اپنے کلام کی خوبیوں۔ خوشنمائیوں اور خوبصورتیوں کے باعث شاعر کہلانے کے مستحق ہیں۔ اور باوجودیکہ ان میں کا ایک شاعر بعض صفات کے کمال کی وجہ سے اقبال کی نظر میں آخری شاعر یا بالفاظ دیگر خاتم الشعرا کا درجہ رکھتا ہے۔ مگر پھر بھی دوسرا شاعر اپنے کلام کی خوبصورتی کے باعث اقبال کی نظر میں شاعر کہلانے کا مستحق ہے۔

الحکم کا سیرت مسیح موعودؑ نمبر

اخبار الحکم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایات کے جمع کرنے کا بہت مفید کام کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں دفتر الحکم نے سیرت مسیح موعود علیہ السلام نمبر ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء کو شائع کرنے کا اعلان کیا ہے تبلیغ و اشاعت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کی اشاعت بہت ضروری اور مفید ہے۔ اس لئے میں تمام جماعتوں اور احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ۲۶ مئی ۱۹۳۵ء کے جلسوں پر اسے خرید کر حتی الوسع اس کی اشاعت میں اعانت کریں۔ دفتر الحکم نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ پرچہ تقریباً چالیس صفحوں کا ہو گا۔ اور فی پرچہ ۳/ قیمت ہو گی۔ پچاس کے خریدار سے ۲/ اور سو کے خریدار سے ۲/ لیں گے۔ جو احباب خریدنا چاہیں وہ قیمت نقد ایڈیٹر صاحب الحکم کو بھیج دیں۔ ناظر تالیف و تصنیف قادیان

احرار کانفرنس لدھانہ میں علماکرام کی نوک جھونک

احرار کانفرنس کے موقعہ پر مولوی احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند نے مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری وغیرہم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کسی امیر نے شادی کی اور دلہن کے سامنے نوکروں کو کہہ دیا۔ کہ یہ ماشکی ہے یہ دھوبی ہے یہ بھنگی ہے چند دنوں کے بعد محل بگڑ گیا۔ اور خاوند نے بیوی کو بھنگی وغیرہ سے بیٹھے دیکھ لیا۔ تو فوراً خرچ کو تنگ کر دیا۔ ان کے آنے پر یہ کہتے ہوئے طلاق نامہ پیش کر دیا

واقعاتِ عالم پر نظر

۱۔ جنگ عظیم کے امکانات ۲۔ جنوبی امریکہ میں جنگ ۳۔ ہندو ہند اتحاد

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

جنگ کے بادل یورپ کے کرۂ ہوائی میں منڈلا رہے ہیں۔ اٹلی کا مسولینی حبش کے شاہ منیلک پر حملہ کرنے کی ٹھان چکا ہے۔ اور نیل ازرق کے منبع پر قبضہ کر کے فرانس کی مدد سے افریقہ شرقی و شمالی کی اطالین نوآبادیوں کو ملانے کے خواب کی پہلی منزل طے کرنے کی خبر آج کل آیا چاہتی ہے۔ پہلے ترکی سے طرابلس لیکر فرانس کو مودر کو دیدیا تھا۔ اب ایبے سینیا کے بدلے شام اور مدغاسکر کا جزیرہ اچھے داموں خریدنے اور جرمنی کے مقابل مدد دینے اور فرانسیسی مقبوضات شمالی افریقہ میں فرینچ اثرات کو زیادہ مضبوط کرنے کا خفیہ معاہدہ غالباً ہو چکا ہے۔ ممکن ہے برطانیہ کو بھی کوئی لالچ دیا جا رہا ہو مگر اصل غرض بحر ابیض متوسط اور بحیرۂ قلزم کو اٹالو فرینچ جھیلیں بنانے کی ہے۔ حبش سے اسلامی دنیا کے تاریخی تعلقات اور جاپان کے ایبے سینیا سے اقتصادی و حال کے تعلقات رشتہ داری حالات کو ایسا پیچیدہ بنا رہے ہیں۔ کہ فرانس کے تازہ حلیف روس اور جرمنی کے خفیہ حلیف جاپان کا جنگ میں کود پڑنا اغلب ہے۔

جاپان سا کھالین اور کیمکٹکا کے نئے روسی جنگی مراکز کا خطرہ میچو کو مضبوط کرنے کا خیال ہے۔ جرمنی کو برسٹ لٹوسک کے شاندار فاتحانہ معاہدہ کی تجدید اور کھوئی ہوئی نوآبادیوں کے حاصل کرنے کی تمنا ہے۔ بھک سے اڑنے والے آتشین مادہ کو اطالیہ آگ لگانا چاہتا ہے۔ خدا کرے کہ اس کے شعلے مظلومین طرابلس کے خون کا بدلہ لینے کے لئے روما کو ہی بھسم بنائیں اور حبش کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے باعث بچا لیا جائے۔

(۲)

اس بڑی جنگ کی تیاری کے ساتھ ساتھ جنوبی امریکہ میں ایک جنگ حقیقتاً ہو رہی ہے بولیویا اور پیراگوئی میدانِ چاکو (Chaco) کے لئے برسرپیکار ہیں۔ چلی بولیویا کی مدد کر رہا ہے۔ اور ارجنٹائن پیراگوئی کی پشت پناہ بنا ہے۔ اور ایک کی فوج جرمن طریق جنگ کا اور دوسرے کی فرانسیسی طرز حرب کا استعمال کر رہی ہے۔ لیگ آف نیشنز ناکام رہ چکی ہے۔ اور یہاں پر خطرہ ہے کہ فریقین کے حلیف میدانِ جنگ میں اتر آئیں۔ پھر نہ پرانی دنیا محفوظ رہے نہ نئی دنیا۔ اور نہ جزیروں کے رہنے والے۔

(۳)

بدقسمت مسلمانوں کو اپنی ہلاکت اور تباہی کے سامان اس لئے نظر نہیں آتے۔ کہ ان کے لیڈر خود غرض زر پرست اور کوتاہ اندیش ہیں۔ اور ان کے ملا جاہل بخیل اور غیر تعلیم یافتہ ہیں۔ عوام میں اطاعت کا مادہ ہے۔ ان کے مقابل ہندو لیڈر تمام خوبیوں سے متصف ہیں۔ ان کے عوام خوش ہیں۔ مسلمان لیڈروں کی نالائقی کا اثر تمام قوم پر پڑتا ہے۔ ہندو لیڈروں کی خوبیاں سب پر تقسیم اور بداثرات کے نتیجہ سے عوام مصئون رہتے ہیں۔ ہندو لیڈروں نے ہوشیاری سے سر اقبال سر ظفر علی وغیرہ کا جواب ریورنڈ اوتماریٰ بدھ راہب کو مہاسبھا کا صدر مقرر کر کے اس سے ہندوستان کا دورہ ہندو سنگٹھن کی خاطر کرا کے نیز مہاراجہ نیپال کا شاندار استقبال کر کے دیا ہے۔ اس طرح پاکستانی۔ پین اسلامک ذہنیت اور سٹیج سے اٹلانٹک تک خیالی اتحاد کا جواب برگنگا سے لے کر بحر الکاہل تک کے سنگٹھن سے دیا جاتا ہے۔

مسلمان کی نادانی دیکھئے۔ کہ اس کی طاقت اپنوں کو پرایا بنانے میں صرف ہو رہی ہے اور ہندو کی دانائی دیکھئے۔ کہ وہ غیروں کو اپنا بنا رہا ہے۔

ابھی تو کیا ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ شدھ آرین تہذیب اور آرین مذہب کو تازہ کر رہا ہے۔ اور ہندو سیاسیات کے روح رواں آریہ سماجی یقیناً لفظ آریہ میں ایک نئے سیاسی سنگٹھن کا تصور دیکھ رہے ہیں۔ انگریز شورش طاقت اور تعلیم کے سامنے جھکے گا۔ جہالت۔ افلاس۔ پراگندگی اس پر اثر نہیں کر سکتی۔

چندہ تحریک جدید اور زمیندار جماعتیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور اکثر زمیندار جماعتوں نے چندہ تحریک جدید کے ادا کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور ایک معقول تعداد نے اپنا چندہ تحریک جدید وعدہ کرتے ہی ادا بھی کر دیا ہے۔ لیکن ایک معتدبہ حصہ ایسے احباب کا ہے جنہوں نے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ اپنی موعودہ رقم فصل ربیع کے موقعہ پر ماہ مئی اور جون میں ادا کرینگے۔ زمیندار احباب سے التماس کی جاتی ہے۔ کہ اپنے وعدہ کا ایفاء فصل نکلنے پر فرمائیں۔ چونکہ شہری اور زمیندار احباب کو ان کا وعدہ یاد دلانا ضروری ہے۔ اس لئے دفتر فنانشل سیکرٹری چندہ تحریک جدید وعدہ کرنے والے احباب کے نام یاددہانی بھی ارسال کی جا رہی ہے۔ جس میں ان کا وعدہ اور وصولی درج ہے۔

چونکہ ہر ایک وعدہ کرنے والے دوست کے نام مرکز سے براہ راست چٹھی روانہ کرنے میں خرچ زیادہ پڑتا ہے۔ اس لئے سب چٹھیاں مکمل کر کے امیر یا پریذیڈنٹ جماعت یا سیکرٹری مال کے پتہ سے اکٹھی ایک جگہ ارسال کی جا رہی ہیں۔ تا عہدہ دار احباب اپنی جماعت کے چندہ تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے احباب میں تقسیم کر دیں۔ پس جس عہدہ دار کے پاس ایسی چٹھیاں پہنچیں۔ وہ اپنے احباب میں تقسیم کر کے ثواب حاصل کریں۔ اور چندہ تحریک جدید کے وصول کرنے کا انتظام فرمائیں۔

تمام احباب یہ نوٹ فرمالیں کہ چندہ تحریک جدید کا پہلا سال ۱۳ / اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ختم ہوتا ہے۔ مگر زمینداروں کی فصل خریف اس تاریخ تک پوری برآمد نہ ہوگی۔ اس لئے زمیندار احباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ فصل ربیع سے ہی اپنا موعودہ چندہ تحریک جدید پورا ادا کر دیں امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری مال و دیگر عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت سے فصل نکلنے پر چندہ تحریک جدید وصول فرما کر ثواب میں شریک ہوں۔ تا ان کی جماعت وقت پر چندہ تحریک جدید پورا کرنے والی قرار پائے۔ امید ہے۔ کہ سیکرٹری مال خاص توجہ اور خاص تندہی سے عملی کارروائی کرتے ہوئے ثواب دارین حاصل کرینگے۔ بندہ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

محصول ڈاک کے متعلق احتیاط

عام طور پر جو لفافہ یا پیکٹ بذریعہ ڈاک موصول ہوتے ہیں وہ محکمہ ڈاک اس لئے بیرنگ کر دیتا ہے۔ کہ اس پر محصول قواعد کے مطابق لگایا نہیں جاتا۔ پس احباب براہ مہربانی احتیاط فرمائیں تا آئندہ اس کا زائد خرچ صیغہ پر نہ پڑے۔ لفافہ وزنی نصف تولہ پر ۱ / اور ڈھائی تولہ تک ۱ / کا ٹکٹ لگانا چاہئے۔ چھپے ہوئے کاغذات کا گول پیکٹ دونوں سروں سے کھلا ہو تو پانچ تولہ یعنی ایک چھٹانک وزنی پر تین پیسہ کا ٹکٹ لگتا ہے۔ لفافہ جس کا وزن نصف تولہ ہو اس کے بھیجنے میں خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

مستقبل کے متعلق کیا خیال ہے؟

اس بات کو عام طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ہندوستان کی آئندہ ترقی فن زراعت کو زمانہ حال کے مطابق بنانے پر موقوف ہے۔ لہذا اہل ہند کے لئے زرعی تعلیم اشد ضروری ہے۔ لیکن ملک کے نوجوان کسب معاش کے طریقوں کے انتخاب میں اس بات کو پیش نظر نہیں رکھتے وجہ یہ ہے۔ کہ اس معاملے میں اجتماعی فلاح و بہبود کی بجائے ذاتی فوائد کا زیادہ لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اندریں حالات یہ دیکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ زرعی تعلیم ہمارے نوجوانوں کے لئے کیسا اور کیسا مستقبل پیش کر سکتی ہے معمولی سے معمولی سمجھ والا انسان بھی اس بات کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ کسی ملک کی حکومت بھی وہاں کے تمام تعلیم یافتہ اشخاص کے لئے سرکاری ملازمتیں مہیا نہیں کر سکتی۔ لہذا ایسی تعلیم جو نوجوانوں کو سرکاری ملازمت کے علاوہ اور ذرائع سے روزی کمانے کے قابل نہیں بنا سکتی ملک میں خواندہ بے روزگاروں کی تعداد میں اضافہ کر کے ایک ایسی جماعت تیار کر دیتی ہے۔ جو اپنے اقتصادی ماحول سے غیر مطمئن ہو کر ملک کے لئے ایک مستقل خطرہ کی صورت اختیار کر لیتی ہے جو شخص اپنی اولاد اور عزیزوں کو جن کی فلاح و بہبود کا وہ ذمہ دار ہے۔ مروجہ روش اختیار کر کے اس خیال خام سے تعلیم دلاتا ہے۔ کہ وقت آنے پر کسی نہ کسی سرکاری محکمہ میں ملازمت مل جائیگی نہایت کوتاہ اندیشی کا ثبوت دیتا ہے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ نوجوانوں کو ایسی تعلیم دی جائے۔ جو انہیں آزادانہ طور پر کسب معاش کے قابل بنا سکے اسی لحاظ سے زرعی تعلیم کا مستقبل نہایت امید افزا ہے۔ چونکہ اس ملک میں ترقی کی کوئی اسکیم ترقی زراعت کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اس لئے مستقبل قریب میں ماہران زراعت کی مانگ بہت بڑھ جائے گی۔ اس وقت ان کی تعداد ہندوستان میں بلحاظ ضرورت کافی نہیں۔ اس لئے زرعی تعلیم ہمارے نوجوانوں کے لئے بے شبہ بہترین مستقبل پیش کر سکتی ہے۔ علاوہ ازیں جہاں عام تعلیم حاصل کرنے والوں کیلئے معمولی ملازمت میں کامیابی یقینی امر نہیں۔ فن زراعت کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کسب معاش کا مسئلہ اتنا مشکل نہیں رہتا۔ مزید برآں سرکاری ملازمت کے دروازے بھی ان کے لئے کھلے ہیں۔ اور زرعی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایک نوجوان دوسرے گریجوایٹوں کی طرح ہر محکمہ میں ملازمت حاصل کر سکتا ہے اور محکمہ زراعت میں تو اس کو باقی گریجوایٹوں کے مقابلہ میں ترجیح حاصل ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت بڑے بڑے زمینداروں کی زمینوں کے انتظام کے لئے زراعتی کالج کے گریجوایٹوں کی بطور منیجر کورٹ آف وارڈز بھی مانگ بڑھ رہی ہے۔ گویا ایک ماہر زراعت اگر ملازمت ہی کا متلاشی ہو۔ تو اس پر دوسرے گریجوایٹوں کی نسبت بہت زیادہ راہیں کھلی ہیں۔ اور بغیر ملازمت کے کسب معاش میں ان کے لئے بہت آسانیاں ہیں۔ ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ زرعی تعلیم اس تعلیم کی نسبت جو ہمارے نوجوانوں کو عام طور پر دی جاتی ہے۔ بہت اعلیٰ اور افضل ہے یہ ایسے افراد پیدا کرتی ہے۔ جو ملک اور قوم کے لئے بہت کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ اور سرکاری ملازمت کے علاوہ روزی کمانے کی اہلیت بھی رکھتے ہیں بحیثیت تعلیم بھی اس کا درجہ نہایت اعلیٰ ہے۔ کیونکہ اس میں زراعت کے متعلق سب علوم سے کامل روشناسی ہو جاتی ہے۔ اور کسی قسم کی تعلیم بھی اس سے بہتر نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔

جن لوگوں کے بچے اس سال انٹرنس کے امتحان میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ وہ چونکہ ان کی آئندہ تعلیم کے متعلق غور کر رہے ہوں گے۔ انہیں مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ ان کے لڑکوں کے لئے زرعی تعلیم نہایت مفید ثابت ہوگی۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

سب ججی کا امتحان مقابلہ

۲، ۳، ۴ اور ۵ دسمبر کو ہوگا

لاہور۔ ۱۰ مئی۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان شائع ہوا ہے لاہور ہائیکورٹ کی طرف سے عہدہ سب ججی کے لئے منتخب کرنے کے لئے ۲، ۳، ۴ اور ۵ دسمبر ۱۹۳۵ء کو ایک امتحان مقابلہ منعقد کیا جائے گا۔

داخلہ کی فارمیں ڈسٹرکٹ اور سشن ججوں کی معرفت ہائیکورٹ میں وصول کی جائیں گی۔ ہائیکورٹ کے قواعد و ضوابط اور احکام سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس (پنجاب) سے ایک علیحدہ پمفلٹ طلب کیا جائے۔ جس کی قیمت ڈاک کے ٹکٹ سمیت تین آنے ہے۔ یہ پمفلٹ ۱۵ اگست یا بعض خاص حالات کے ماتحت ۱۶ ستمبر تک مل سکے گا۔ ۱۶ ستمبر کے بعد داخلہ کی کوئی فارم قبول نہیں کی جائے گی۔

امیدواروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی درخواستوں کو ہر لحاظ سے مکمل کر کے اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ سشن جج کے پاس بھیج دیں۔ تا کہ ان کے نام ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء تک ہائیکورٹ میں پیش کئے جا سکیں۔

امیدواروں کو یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر انہوں نے امتحان پاس کر لیا۔ تو ان کو وہی تنخواہ قبول کرنی پڑے گی۔ جو اس وقت رائج ہوگی۔

جماعت احمدیہ کلکتہ اور سلور جوبلی

مسلمانان بنگال کا واحد انگریزی روزنامہ "دی سٹار آف انڈیا" ۸ مئی لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کلکتہ نے پوری سرگرمی سے سلور جوبلی کی تقریب منائی۔ ۴ مئی کو ہز میجسٹیز کے نام ممبران جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد کا تار ارسال کیا گیا۔ ۵ مئی کو احمدیہ ایسوسی ایشن ہال میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ حکیم ابو طاہر محمود احمد امیر جماعت احمدیہ کلکتہ صدر تھے مولوی دولت احمد خاں بی ایل پلیڈر۔ مولوی عبدالرحمن خاں بی ایل پلیڈر مولوی عبدالحفیظ صاحب اور مولوی محمد سلیم صاحب نے حکومت برطانیہ کی خوبیوں پر تقریریں کیں۔ جن میں اس حکومت کی خصوصیات بالخصوص مذہبی آزادی۔ تار ڈاک اور ریلوے کی آسانیاں اور تعلیم کی ترویج۔ آرٹ۔ انڈسٹری تجارت میں ترقیاں بیان کر کے ملک معظم سے وفاداری کی ضرورت کو واضح کیا گیا۔

صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں بھی برطانوی حکومت سے وفاداری پر زور دیا۔ ہز میجسٹیز کی درازی عمر اور کامیابی کے لئے اختتام پر دعا کی گئی۔ دوشنبہ کی شب کو ایسوسی ایشن ہال میں چراغاں کیا گیا۔ اور منگل کے روز غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔

احسان کی غلط بیانی

اخبار احسان ۲۰ ۲۴ اپریل ۱۹۳۵ء میں جو خبر میرے متعلق چھپی ہے۔ کہ میں احمدیت سے پھر گیا ہوں۔ بالکل غلط ہے۔ میں بدستور خدا کے فضل سے احمدی ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعووں پر ایمان رکھتا ہوں۔

محمد عمر ولد میاں شمس الدین از منٹگمری

(الفضل) اس وقت تک "احسان" کی اس قسم کی بیسیوں غلط بیانیوں کی تردید شائع کی جا چکی ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ اس بیہودگی سے باز نہیں آتا۔ کاش ان لوگوں کو دیانت اور صداقت [illegible]

انگلستان کے احراری
ملک معظم کی ملاقات سے انکار

چونکہ پنجاب کے احراریوں نے اپنے طریق عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہر موقع پر فتنہ کھڑا کرنا ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور چونکہ انہوں نے ملک معظم کی سلور جوبلی کی تحریک کی مخالفت اسی اصل کے ماتحت کی۔ اور اس کے لئے نہایت بودی وجوہات پیش کیں۔ اس لئے انگلستان کے وہ لوگ جنہوں نے سلور جوبلی کی کسی نہ کسی رنگ میں مخالفت کی۔ اور جنہوں نے بہانہ سازی میں پنجاب کے احراریوں کی سی ذہنیت کا ثبوت دیا۔ وہ انگلستان کے احراری کہلانے کے مستحق ہیں۔ اسی لئے مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت اخبار مارننگ پوسٹ ۲۴ اپریل کے ایک مضمون کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اخبار مذکور لکھتا ہے۔

"برمنڈسی کونسل" کے میئر نے ملک معظم کے ساتھ سلور جوبلی کے موقع پر ملک معظم سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی۔ کہ بادشاہ کی ملاقات کرنے کو جانے کے لئے جو کرایہ خرچ ہوگا۔ اس سے تیس اپاہج بچے ایک ہفتہ کی رخصت سمندر کے کنارے گزارنے سے محروم رہ جائیں گے۔ اس پر وہاں کے ایک کلب نے تجویز پیش کی۔ کہ ان اپاہج لڑکوں کی رخصت گزارنے کا خرچ کلب کے ممبر برداشت کریں گے۔ لیکن میئر پھر بھی اپنی ہٹ پر قائم رہا۔ ناظرین معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ یہ "احراریت" نہیں تو اور کیا ہے۔ اپاہج بچوں کے خرچ کی کمی کی وجہ سے میئر صاحب ملک معظم سے ملاقات نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن جب ان بچوں کے خرچ کی ذمہ داری لے لی جاتی ہے۔ تو پھر بھی انکار پر اصرار کیا گیا۔

"ایلڈرمین ڈیویس" نے جو میونسپل ریفارم کونسل کے ممبر ہیں کہا۔ ملک معظم کی وفادار رعایا کے ہزاروں افراد ملک معظم کی جوبلی منانے کی خاطر جب ملاقات کرنے آئیں گے۔ اسوقت اگر "برمنڈسی" اظہار وفاداری اور محبت نہ کر سکا تو یہ نہایت تکلیف دہ ہوگا۔ ممبر مذکور نے یہ بھی کہا۔ کہ کونسل کے اس فیصلہ پر جس کی بنا در پر جوبلی کا جشن منانے کے لئے کوئی خرچ نہیں کیا جائے گا۔ پھر غور کیا جائے۔ اور یہ کہ بادشاہ کو ایک ایسا ایڈریس دیا جائے۔ جس میں ہماری وفاداری کا اظہار ہو۔ اور میئر کی جگہ کوئی اور نمائندہ بھیج دیا جائے۔

میئر نے کہا۔ ملاقات نہ کرنے سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ میں بادشاہ کا احترام کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن وہ اپنی کونسل کے فیصلے کے مطابق جوبلی کے جشن میں شریک نہیں ہو سکتا۔

میئر نے یہ بھی کہا کہ مجھے سیاسی مخالفین کی رشوت کی ضرورت نہیں۔ وہ رشوت دے کر مجھے جشن جوبلی میں شریک ہونے کی ترغیب نہ دیں۔ خواہ یہ کونسل کچھ بھی کرے۔ میں بادشاہ کا خیر مقدم نہیں کروں گا۔ آج کل اس کروفر کی ضرورت نہیں ہے۔

سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے میئر نے کہا۔ اس بات کے لئے تین سو پونڈ خرچ کرنا کہ جنوبی لنڈن کا میئر بادشاہ کے ساتھ پانچ منٹ کے لئے ملاقات کرے ذلت ہے۔

کونسل نے میئر کے حق میں فیصلہ کیا اس پر وہ لوگ جو گیلری میں بیٹھے تھے انہوں نے اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے "گاڈ سیو دی کنگ" کا قومی گیت گانا شروع کر دیا۔

مسٹر گابا کا اسلام

مسٹر خالد لطیف گابا سابق کنہیا لال خدا انہیں جنت نصیب کرے۔ بہت ہی اچھے اور مزیدار آدمی ہیں۔ جب مسلمان ہوئے۔ تو لاہوری مرزائیوں کے امیر یا کچھ کہو، مولانا محمد علی ایم۔ اے کے دست مبارک پر، اور جب آپ مسلمان ہوئے، تو چوہدری ظفر اللہ خاں، ڈاکٹر سر محمد اقبال، سر فیروز خان نون وغیرہ بڑے بڑے مسلمان "اکابر زعمائے ملت" موجود تھے۔ نہ تو ان "زعمائے ملت" نے اعتراض کیا۔ کہ ایک مرزائی کے ہاتھ پر مسلمان کیوں ہوتے ہو۔ اور نہ گابا صاحب نے ہی پرواہ کی۔ پھر گابا صاحب نے "پرافٹ آف دی ڈیزرٹ" (پیغمبر صحرا) کتاب لکھی اور اس میں مولانا محمد علی صاحب کا مسودہ درست کرنے کے لئے شکریہ بھی ادا کیا پھر ۲۶ دسمبر ۱۹۳۳ء کو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے سالانہ جلسہ میں آپ نے "میں مسلمان کیوں ہوا؟" (گویا کہ لوگوں کو پہلے معلوم ہی نہ تھا، کہ آپ کیوں مسلمان ہوئے) کے عنوان سے ایک تقریر فرمائی اپریل ۱۹۳۴ء میں آپ نے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام راولپنڈی میں بھی تقریر فرمائی۔ مگر اپریل ۱۹۳۵ء کے آخری ہفتہ میں آپ نے میرزا سر ظفر علی کے اس دعوی کی تائید کر دی۔ کہ مرزائی مسلمان نہیں۔ اور انہیں غیر مسلم اقلیت سمجھا جائے۔ مسٹر محمد یعقوب ایڈیٹر "لائٹ" نے متذکرہ بالا تمام امور پر بذریعہ سوال روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اسمبلی کی ممبری کے لئے امیدوار کھڑے ہونے کا اپنے دل میں فیصلہ کرنے تک آپ میرزائیوں کو مسلمان سمجھتے رہے۔ اور یہ راز آپ پر اسمبلی کے انتخابات نے افشا کر دیا۔ کہ میرزائی مسلمان نہیں ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ آخر اس میں گابا صاحب نے غضب کونسا ڈھایا ہے۔ گابا صاحب کوئی میرزائیوں کے لئے تھوڑے مسلمان ہوئے تھے عامۃ المسلمین ان دنوں احمدیوں کو مسلمان سمجھتے تھے، انہوں نے بھی اسلام ایک احمدی کے ہاتھ پر قبول کیا۔ اب عامۃ المسلمین احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ تو یہ بھی انہیں کافر سمجھیں گے۔ اور بیچ میدان کے کھینچیں گے۔ اسمبلی میں آپ مسلمانوں کے نمائندے ہیں۔ جسے مسلمانوں کی اکثریت پیغمبر مانے گی یا مسلمان مانے گی۔ اخلاقاً۔ انصافاً۔ ایماناً۔ قولاً۔ فعلاً آپ اسے ہی پیغمبر مانیں گے اور مسلمان بھی۔ بیربل اکبر کا نوکر تھا نہ کہ بینگن کا۔ (شیر پنجاب ۱۲ مئی)

اخبار زمیندار کی کذب بیانی اور افترا پردازی

۹ مئی ۱۹۳۵ء کے اخبار زمیندار میں ایک مضمون بعنوان "ایک مسلمان مرزائیوں کے نرغہ میں" شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا تھا۔ بھیرہ میں مرزائیوں کے محلہ لوہارانوالہ میں ایک شخص مسمی شیر محمد ولد نظام الدین لوہار اپنے اسلامی عقائد کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہے۔ مرزائیوں نے اس کا تنور اور پانی وغیرہ سب بند کر دیا ہے۔ تھانے میں اس نے رپورٹ کی لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ یہ صریح کذب بیانی ہے اصل واقعہ یوں ہے۔ شیر محمد کچھ عرصہ ایک تنور والی سے روٹیاں لیتا رہا۔ تنور والی نے جو غیر احمدی ہے۔ رقم کا مطالبہ کیا۔ اور آئندہ کے لئے جب تک بقایا رقم ادا نہ کرے روٹیاں دینے سے انکار کر دیا۔ اب جب اس کو معلوم ہو گیا۔ کہ معاملے کا یہ اس قدر صاف ہوں۔ تو اس نے اپنا آٹا خرید کر دوسرے محلہ کے تنور پر روٹیاں پکوانی شروع کر دیں۔ باقی رہا پانی کا بند کرنا قریباً تمام احمدیوں کے گھروں میں نلکے لگے ہوئے ہیں۔ اور غیر احمدی ہمسایوں کے آرام کے لئے ہم نے کنوآں پر جو کہ مسجد احمدیہ کے ساتھ ہے۔ پانی کے لئے ہر طرح کا انتظام کر رکھا ہے۔ اور اکثر غیر احمدی ہی اسے استعمال کرتے ہیں۔ ہماری مسجدیں ہر ایک کے لئے کھلی ہیں۔ اور اس کے خلاف غیر احمدیوں کی مسجد میں کوئی احمدی نماز ادا نہیں کر سکتا۔ اصل میں ہمارے دو احمدی بھائیوں کا جو کہ اکیلے غیر احمدیوں

میٹریکولیشن کے امتحان میں امسال کل بیس ہزار طلباء شامل ہوئے تھے۔ جن میں سے پندرہ ہزار کامیاب ہوئے ہیں۔ امتحان کے پانچ ہفتے بعد نتیجہ نکل آیا۔ سات سو ممتحن تھے۔ پنجاب یونیورسٹی کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے۔ کہ نتیجہ اس قدر جلدی نکلا؛

طہران (بذریعہ ڈاک) حکومت ایران نے بذریعہ فرمان پردہ کا رواج منسوخ کردیا ہے۔ اور اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے چھ ماہ قید کی سزا رکھی ہے۔

طہران (بذریعہ ڈاک) ایران کے شعراء فردوسی اور عمر خیام کے مزاروں کی حکومت ایران تعمیر کرا چکی ہے۔ اور شیخ سعدی کے مقبرہ کی شاندار تعمیر کا تخمینہ طلب کیا ہے اس کے علاوہ ایک بہت بڑی لائبریری مکتب خانہ دانش کے نام سے قائم کی گئی ہے جس میں فرانس۔ جرمنی اور دیگر یورپین ممالک سے مختلف علوم کی کتب مہیا کی گئی ہیں؛

لکھنؤ ۱۱ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یو۔پی گورنمنٹ کے محکمہ صنعت و حرفت نے ۱۳ ہزار روپیہ کی رقم ان کارخانہ داروں کی امداد کے لئے منظور کی ہے۔ جو کینیڈا میں ہونیوالی نمائش میں اپنا مال بھیجنا چاہیں۔ یہ نمائش کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں اگست کے مہینے میں ہوگی۔

دہلی ۲ رمئی۔ علی گڑھ یونیورسٹی میں بعض اہم تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ شعبہ ریاضی کے ہیڈ جو ایک یورپین ہیں۔ ان کی میعاد قریب الاختتام ہے۔ ان کی جگہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب خود ریاضی پڑھائیں گے دیگر شعبہ جات کے انچارج افسروں کی میعاد ختم ہونے کے بعد لازماً ان کی جگہ نئے آدمی رکھے جائیں گے؛

علی گڑھ ۱۲ رمئی۔ رجسٹرار مسلم یونیورسٹی اور سیکرٹری مسلم یونیورسٹی یونین نے اخبارات کے نام ایک بیان ارسال کیا ہے۔ جس میں بعض اخبارات میں شائع شدہ اس خبر کی تردید کی ہے۔ جو انہوں نے یوم جوبلی پر یونین یونیورسٹی کے اجلاس کی کارروائی کے متعلق دی۔ اور لکھا ہے کہ ملک معظم

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کی خدمت میں تہنیت کی قرارداد غالب اکثریت کے ساتھ منظور کی گئی۔ اس کے خلاف جو بیان شائع ہوا ہے۔ وہ بالکل غلط ہے

کلکتہ ۱۱ رمئی۔ یہاں گذشتہ پانچ روز سے سخت گرمی پڑ رہی ہے۔ گرمی کے سبب شہر میں متعدد لوگ بے ہوش ہو رہے ہیں۔ دیہات میں شدت گرمی سے فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اور بنگال کے مختلف حصوں میں ہیضہ بھی شدید طور پر پھیل رہا ہے۔

لاہور۔ ۱۱ رمئی۔ ایک اندھا طالب علم جس نے دیال سنگھ ہائی سکول سے میٹریکولیشن کا امتحان دیا تھا۔ کامیاب ہوگیا ہے اس نے ۴۳۵ نمبر حاصل کئے ہیں۔

کلکتہ ۱۱ رمئی۔ پولیس کی ایک جماعت نے جریدہ "ایڈوانس" کے دفتر پر چھاپا مارا اور دفتر کے ایک ہندو ملازم کو تلاشی کے بعد گرفتار کر لیا۔ تفاصیل کا انتظار ہے۔

لنڈن ۱۱ رمئی۔ ہوائی جہازوں کا سامان اور ان کے انجن وغیرہ بنانے والے تمام بڑے بڑے کارخانوں کو حکومت کی طرف سے یقین دلایا گیا ہے۔ کہ انہیں مال مہیا کرنے کے لئے کافی آرڈر دیئے جائینگے۔ اور ہدایت کی گئی ہے۔ کہ گذشتہ آرڈروں کی تعمیل جلد کریں۔ تا نئے آرڈر دیئے جاسکیں حکومت فضائی حملوں کے وقت سول آبادی کی حفاظت کے لئے ایک سکیم تیار کر رہی ہے

بخارسٹ ۱۱ رمئی۔ فرانسیسی وکالت خانہ کو سفارت خانہ کی حیثیت دیدی گئی ہے نیز فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ شاہ کیرول علیحدہ الاتحاد آنے والے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ صورت حالات جرمنی کی تحریک پر ایک ضرب ہے۔ شاہ کیرول کی آمد پر ایک کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو یہ فیصلہ کرے گی کہ بے باقی حسابات کا سسٹم جاری کیا جائے تا بین الاقوامی مشکلات تبادلہ کے وقت تبادلہ زر کا انتظام کیا جاسکے؛

امرتسر۔ ۱۱ رمئی۔ سکھوں کی دو پارٹیوں میں سمجھوتہ کے لئے گیانی شیر سنگھ صاحب نے ایک تجویز پیش کی ہے۔ کہ تمام موجودہ قومی کارکن اپنی اپنی انسٹی ٹیوشنز سے الگ ہو جائیں۔ اور نئے کارکنوں کو میدان میں آنے کا موقعہ دیں۔ جو قوم کی باگ ڈور سنبھالنے والے ہوں۔

علی گڑھ۔ ۱۱ رمئی۔ وائس چانسلر علی گڑھ یونیورسٹی نے ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یونیورسٹی کے ماتحت عنقریب دو نئے کالج قائم کئے جانے والے ہیں۔ ایک میں زراعت کی تعلیم دی جائے گی۔ اور دوسرے میں انجینئرنگ کی؛

روم ۱۱ رمئی۔ اٹلی کے ایک اخبار نے جرمنی کے خلاف الزام لگایا ہے۔ کہ وہ ابی سینیا کو بے شمار تعداد میں اینٹی ایئر کرافٹ مشین گنیں۔ کارتوس اور جنگی ہوائی جہاز ارسال کرچکا ہے۔ جن کی قیمت اس سے وسال میں بالاقساط وصول کی جائے گی؛

شملہ ۱۱ رمئی۔ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک ممبر نے اس قرارداد کا نوٹس دیا ہے۔ کہ وزیر ہند کو ہندوستانی خزانہ سے تنخواہ نہیں دی جانی چاہئے۔

لنڈن ۱۱ رمئی۔ انڈیا بل پر بحث کے دوران میں حکومت کی طرف سے پونا پیکٹ کو منظور کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے جو تحریک پیش کی گئی تھی۔ وہ ۳۵۵ کے مقابلہ میں ۱۵۲ ووٹوں کی کثرت سے پاس ہوگئی۔ نائب وزیر ہند نے اعلان کیا۔ کہ اگر اسی طرح ہندوستان کی مختلف قوموں میں سمجھوتہ ہو جائے۔ تو گورنمنٹ انڈیا بل میں ترمیم کرنے کیلئے تیار ہے۔

شملہ ۱۱ رمئی۔ سلور جوبلی فنڈ میں ساٹھ لاکھ روپیہ کی رقم اس وقت تک جمع ہو چکی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ فنڈ وائسرائے کے زلزلہ فنڈ سے بڑھ جائے گا۔

بمبئی ۱۰ رمئی۔ مسٹر ابنڈریوز نے ایک ملاقات کے دوران میں جبکہ وہ واردھا جا رہے تھے کہا۔ کہ میں کسی سیاسی مشن کی غرض سے ہندوستان میں نہیں آیا۔ اور نہ ہی کسی سیاسی مسئلہ کے متعلق گاندھی جی سے گفتگو کرونگا۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) یہاں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کی آئندہ وائسرائلٹی کے متعلق لارڈ سینکے اور لارڈ لنلتھگو کے مابین مقابلہ ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں سر سیموئل ہور وزیر ہند کا نام بھی لیا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اگر ان کی خواہش ہوئی۔ تو انڈیا بل کے سلسلہ میں ان کی خدمات کے پیش نظر ان کے لئے زیادہ موقعہ ہے۔

انگورہ (بذریعہ ڈاک) ترکی پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش ہونے والا ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ ترکی بندرگاہوں میں داخل ہونے والے تمام جہازوں پر خاص ٹیکس لگایا جائے؛

طہران (بذریعہ ڈاک) وزارت حربیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ عنقریب جاپان اور یورپ سے ایرانی جنگی بحری بیڑہ بھیج دیا جائے گا۔ کیونکہ حکومت برطانیہ نے خلیج فارس میں اپنا بحری مستقر قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کلکتہ۔ ۱۱ رمئی۔ رانی گنج میں ہندوؤں کا ایک جلوس نکلا۔ جس کے ساتھ باجا تھا۔ ایک مسجد کے قریب مسلمانوں نے مطالبہ کیا۔ کہ باجہ بند کر دیا جائے۔ مگر ہندو نہ مانے۔ آخر سخت فساد ہو گیا۔ ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے گولی چلا دی۔ ۱۴ اشخاص جن میں دو پولیس افسر بھی ہیں سخت مجروح ہوئے۔

ہندو مہاسبھا کے اجلاس کانپور کی صدارت کے لئے برما کے جو بدھ بھکشو اوتم آئے ہوئے تھے۔ وہ پنجاب کے مختلف شہروں کا دورہ کر رہے ہیں۔ ان تقریروں کے خلاف سناتنی ہندوؤں میں سخت جوش پھیل گیا ہے۔ راولپنڈی کے ایک جلسہ میں ان پر سخت اعتراضات کئے گئے۔ نیز ہندوؤں نے ایک جلسہ کرکے انکے خلاف زبردست احتجاج کیا سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کے صدر نے ان کے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی)